87711-آپریشن کی وجہ سے حیض کا غسل نہیں کر سکتی کیا تیمم کر لے ؟

سوال

میرا آپریشن ہوا ہے اور مجھے ماہواری آئی ہوئی ہے، ماہواری کے بعد میں نماز ادا کرنا چاہتی ہوں مجھے کیا کرنا ہوگا، کیا میں تیمم کر لوں اور حیض سے تیمم کرنے کا طریقہ کیا ہے، اور کیا مجھے ہر نماز کے لیے تیمم کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

حائضہ عورت کے لیے طہر آنے کے بعد نماز ادا کرنے کے لیے حیض سے غسل کرنا لازم ہے، اور اگر پانی استعمال کرنے کی قدرت نہ رکھنے کی بنا پر وہ غسل نہ کر سکے یعنی اگر وہ چارپائی سے نہ اٹھ سکے، یا پھر اسے پانی نقصان دیتا ہو تو وہ تیمم کر لے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب شریعت اسلامیہ کی اساس اور بنیاد آسانی اور سہولت ہے تو اللہ سبحانہ وتعالی نے معذور لوگوں پر ان کی عبادات میں ان کے عذر کے حساب سے تخفیف فرمائی ہے تا کہ وہ اللہ تعالی کی عبادت بغیر کسی حرج اور مشقت کے ادا کر سکیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی}.

اور ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

.{اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے، اور تمہارے ساتھ تنگی اور مشکل نہیں چاہتا}.

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{اللہ تعالی کا تقوی اپنی استطاعت کے مطابق اختیار کرو}.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو تم اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو"

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" یقینا دین آسان ہے"

تو اگر مریض اور بیمار شخص پانی کے ساتھ طہارت یعنی بے وضوء ہونے کی صورت میں پانی سے وضوء اور جنابت یا حیض وغیرہ کی بنا پر غسل کرنے کی استطاعت نہ رکھے اور وہ پانی استعمال کرنے سے عاجز ہو یا پھر اسے خدشہ ہو کہ پانی استعمال کرنے شفایابی میں تاخیر ہوگی یا زخم خراب ہو جائیگا یا بیماری بڑھ جائيگی، تو وہ تیمم کر سکتا ہے.

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ :

اپنے دونوں ہاتھ پاکیزہ مٹی پر ایک بار مارے اور اپنی انگلیوں سے چہرے پر مسح کرے، اور دونوں ہتھیلیوں پر، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں کوئی ایک قضائے حاجت کر کے آیا ہو، یا تم نے بیوی کے ساتھ ہم بستری کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو، اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرو}.

اور پانی استعمال کرنے سے عاجز شخص بھی اس شخص کے حکم میں ہی آتا ہے جسے پانی نہ ملے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{تو تم اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اپنی استطاعت کے مطابق اختیار کرو}.

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو تم اس پر اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو"

اور ان کا مزید کہنا ہے کہ :

مریض کے لیے طہارت کی کئی ایک حالتیں ہیں :

1-اگر اس کی بیماری ہلکی اور کم ہو کہ پانی کے استعمال سے کوئی خدشہ نہ ہو نہ تو اس کے تلف ہونے کا اور نہ ہی بیماری زیادہ ہونے کا خوف ہو، اور نہ ہی شفایابی میں تاخیر ہونے اور درد زیادہ ہونے کا، یا پھر وہ گرم پانی استعمال کرنے والوں میں شامل ہوتا ہو کہ گرم پانی اسے کوئی نقصان اور ضرر نہیں دیتا تو اس شخص کے لیے تیمم کرنا جائز نہیں کیونکہ اس کی اباحت ضرر کی نفی کے لیے ہے، اور اس کو کوئی ضرر اور نقصان نہیں؛ اور اس لیے بھی کہ اس کے پاس پانی ہے اس لیے اس کے لیے پانی استعمال کرنا واجب ہے.

2-اور اگر اسے ایسی بیماری ہو کہ پانی کے استعمال سے ہلاکت نفس کا خدشہ ہو، یا پھر کسی عضو کے تلف ہونے کا خدشہ، یا کوئی ایسی بیماری پیدا ہونے کا جس سے نفس کی ہلاکت کا خدشہ ہو، یا کسی عضو کے تلف ہونے کا، یا کوئی منفعت اور فائدہ ختم ہونے کا تو ایسے شخص کے لیے تیمم کرنا جائز ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو، یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ بہت رحم کرنے والا ہے}.

3-اور اگر اسے ایسی بیماری لاحق ہو جس کی بنا پر وہ حرکت نہ کر سکے، اور نہ ہی کوئی ایسا شخص ہو جو اسے پانی پکڑا سکے تو اس کے لیے بھی تیمم کرنا جائز ہے.

4-جس شخص کو زخم ہوں، یا پھر پھنسی اور پھوڑے، یا اس کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو، یا ایسی بیماری ہو جس کی بنا پر پانی استعمال کرنا مضر اور نقصان دہ ہو اور وہ شخص جنبی ہو جائے تو اس کے لیے بھی مندرجہ بالا دلائل کی بنا پر تیمم کرنا جائز ہے، اور اگر صحیح جسم کو دھونا ممکن ہو تو اس کے ایسا کرنا ضروری ہے، اور باقی کے لیے تیمم کر لے.

5-اگر مریض کسی ایسی جگہ ہو جہاں نہ تو پانی ملے اور نہ ہی مٹی، اور نہ ہی کوئی ایسا شخص ہو جو یہ اشیاء لا کر دے، تو یہ شخص اپنی حسب حالت ہی نماز ادا کریگا، اور اسے نماز میں تاخیر کرنے کا کوئی حق نہیں، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{تو تم اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اپنی استطاعت کے مطابق اختیار کرو}. انتہی.

ماخوذ از: الفتاوی المتعلقۃ بالطب واحکام المرضی صفحہ (26).

دوم :

حیض سے تیمم کا طریقہ بھی حدث اصغر سے تیمم کے طریقہ سے کوئی مختلف نہیں، بلکہ وہی طریقہ ہے.

شیخ ابن باز کی کلام میں تیمم کرنے کا طریقہ بیان ہو چکا ہے، اور اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (21074) کے جواب میں ہو چکا ہے اس کا مطالعہ کر لیں.

سوم :

تیمم وضوء کی طرح ہی ہے اور وہ پلیدی کو ختم کر دیتا ہے، راجح قول یہی ہے، تو اس طرح اس سے ایک نماز سے زائد نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں، اور آپ کے لیے ہر نماز کے وقت تیمم کرنا لازم نہیں، اگر آپ کا تیمم ٹوٹا نہ ہو.

مثلا اگر آپ نے ظہر کی نماز کے لیے تیمم کیا اور آپ کا وضوء نہیں ٹوٹا تو آپ کے لیے اسی تیمم کے ساتھ عصر کی نماز ادا کرنی جائز ہے، اور اسی طرح باقی نمازوں میں بھی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

اگر انسان نے نفلی نماز کے لیے تیمم کیا ہو تو کیا وہ اس تیمم سے فرضی نماز ادا کر سکتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" تیمم حدث اور پلیدی کو ختم کر دیتا ہے، تو اس وقت اگر اس نے نفلی نماز کے لیے تیمم کیا ہو تو اس سے فرضی نماز ادا کر سکتا ہے، جیسا کہ اگر کسی نے نفلی نماز کے لیے وضوء کیا ہو تو اس کے لیے اسی وضوء کے ساتھ فرضی نماز ادا کرنا جائز ہے، اور اس کے لیے اگر اس کا وضوء اور تیمم نہیں ٹوٹا تو وقت نکل جانے پر دوبارہ تیمم کرنا واجب نہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن عثیمین (240/11).

واللہ اعلم.